اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — خطبہ نمبر ۲

فون نمبر ۲۹۷۹ لاہور

چندہ سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس روپے

یوم پنجشنبہ
۲۳ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | یکم تبلیغ ۱۳۳۰ ہش | یکم فروری ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۷

اقوامِ متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے چین کو حملہ آور قرار دیئے جانے والی امریکی قرارداد منظور کر لی

لیک سکیس ۳۱ جنوری۔ اقوامِ متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے چین کو کوریا میں حملہ آور قرار دیئے جانے والی قرارداد کو منظور کر لیا ہے۔ اس قرارداد کے حق میں ۴۴ ووٹ آئے اور سات ووٹ مخالفت میں ڈالے گئے۔ ۸ ملک غیر جانبدار رہے۔ جن میں پاکستان اور یوگوسلاویہ بھی شامل ہیں۔ مخالفت کرنے والوں میں ہندوستان اور برما بھی شامل ہیں۔ سیاسی کمیٹی نے عرب اور ایشیائی ممالک کی قرارداد کو بھی مسترد کر دیا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ کوریا میں لڑائی بند کر کے مصالحت کرنے والی کانفرنس میں کمیونسٹ چین کو بھی شامل کیا جائے۔ اس سلسلے میں روس نے جو تین چار ترامیم پیش کی تھیں سیاسی کمیٹی نے انہیں بھی رد کر دیا۔ رائے شماری سے پہلے ہندوستانی نمائندے سر بی راؤ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ عرب اور ایشیائی ممالک کی قرارداد کو مسترد کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ عرب اور ایشیائی ممالک کی مشکلات جوں کی توں رہیں گی۔ کوریا میں جلد جنگ بند نہیں ہو سکے گی۔ مشرق بعید میں جو کشیدگی ہے وہ جوں کی توں رہے گی اور مصالحت کی بات چیت کے کامیابی سے جاری رکھنے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ امریکی قرارداد کے منظور کر لینے سے تیسری جنگ عظیم کے برپا ہونے کے خدشات و امکانات زیادہ ہو گئے ہیں۔

سیاسی کمیٹی کی یہ منظور کردہ قرارداد کل جنرل اسمبلی کے روبرو عملی جامہ پہنانے کیلئے پیش ہو گی۔ آج رات برطانیہ ایک قرارداد پیش کرے گا کہ سلامتی کونسل مسئلہ کوریا کو اپنے ایجنڈے سے نکال دے۔ تاکہ جنرل اسمبلی اپنا کام بطریق احسن انجام دے سکے۔ صدر سیاسی کمیٹی نے کینیڈا اور ہندوستان کے نمائندوں کو مصالحت کرانے والی کمیٹی میں شرکت کی تلقین کی۔ جسے ہندوستانی نمائندے نے مسترد کر دیا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ جنوری۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت ہے، اور گلے میں درد ہے۔

ربوہ ۳۰ جنوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو گلے کی تکلیف بدستور ہے اور پاؤں میں بھی درد ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

لاہور ۳۰ جنوری۔ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب سابق مبلغ امریکہ تاحال تشویشناک طور پر بیمار رہیں۔ احباب صوفی صاحب موصوف کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں

لاہور ۳۱ جنوری۔ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج بھی کمزوری بہت رہی۔ شام کو روزانہ پسینے آتے ہیں اور طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ولادت

لاہور ۳۱ جنوری۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رقمطراز ہیں کہ میرے لڑکے مسعود احمد خاں کے ہاں ۲۶ جنوری کو بچی تولد ہوئی ہے۔ جو بڑے ماموں جان (حضرت میر محمد اسمٰعیل ؓ) کی نواسی ہے۔ احباب بچی کے بابرکت ہونے اور بچی کی ماں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

نزدیک و دور سے

لنڈن ۳۱ جنوری۔ سماٹرا یا ڈانگ علاقہ کے ولندیزی کاشتکار انڈونیشیا کے دوسرے ولندیزیوں سے اس انڈونیشی مطالبہ میں متحد ہو گئے ہیں کہ مغربی نیوگنی کو ری پبلک سے دوبارہ ملحق کر دیا جائے۔

بیروت ۳۱ جنوری۔ لبنان اور مغربی جرمنی کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں اس کے تحت جرمنی کی مشینری اور کاغذ کا لبنان کے میووں سے تبادلہ ہو سکیگا۔

سڈنی ۳۱ جنوری۔ کینبرا میں اعلان کے مطابق آسٹریلیا کی باضابطہ فوج میں توسیع کر کے اسے ۶۰۰۰ پر مشتمل بریگیڈ کے دو دستوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک دستہ کو امن کے زمانہ میں سمندر پار کی ضرورتوں کے لئے پوری طرح تیار رکھا جائے گا۔

لنڈن ۳۱ جنوری۔ کل ایوان عام کو خطاب کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے کہا برطانیہ کے ۴۷ ارب ۷۰ کروڑ کے دفاعی پروگرام کو پورا کرنے کے لئے برطانیہ میں از سر نو جنگ کے زمانے کے کنٹرول عاید کرنے پڑیں گے۔

لاہور ۳۱ جنوری آج پاکستان مسلم لیگ کے صدر نے لاہور ضلع اور شہر کے لیگی عہدیداروں سے بات چیت کی اور مرکزی بورڈ کے اجلاس کی صدارت بھی کی۔ معلوم ہوا ہے کہ لیگی امیدواروں کی نامزدگی کا فیصلہ بہت حد تک ہو چکا ہے۔ اور کل ان کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ترکی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش پکڑ لی گئی!

انقرہ ۳۱ جنوری۔ ترکی پولیس نے ترکی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش پکڑ لی ہے۔ اور اس سلسلے میں اس وقت تک ۲۰۰ افراد سے پوچھ گچھ اور ۲۳ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ یہ سازش کمیونسٹوں نے کی تھی جو اپنے آپکو کٹر مسلمان ظاہر کرتے رہے ہیں۔ پولیس نے متعدد اہم مقامات پر نشر و اشاعت کا ایک بڑا ذخیرہ قبضے میں کر لیا ہے۔

کراچی ۳۱ جنوری۔ آج یہاں اردو کے مشہور شاعر علامہ سیماب اکبر آبادی چل بسے۔ آپ گذشتہ چار ماہ سے فالج سے بیمار تھے۔

پنڈت نہرو کی دورُخی پالیسی

واشنگٹن ۳۱ جنوری۔ امریکہ کے اخبار ٹائمز نے آج پھر مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت نہرو کی متضاد پالیسی کا ذکر کیا اور لکھا کہ وہی پنڈت نہرو جو یورپ کو فوجیں مسدود داری برتنے اور جنگی سرگرمیوں کو ختم کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ انہی کی کج بحثی کے باعث دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ایشیا اور مشرق بعید کے متعلق کوئی واضح اور معقول پالیسی ترتیب نہیں دے سکی کشمیر کے معاملے میں تمام وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر وہ حتی من مانی کارروائیاں کرنے میں مگن ہیں اور مصر ہیں کہ ہمیں کشمیر کے محافظ اور پاکستان کو حملہ آور قرار دیا جائے۔ اور وہ رائے شماری کو ٹالنے اور عوام کو ان کا جمہوری حق دینے سے بہانوں بہانوں سے پہلو تہی اختیار کر رہے ہیں۔

ریڈیو کے ذریعہ تعلیم بالغان کی سکیم

لاہور ۳۱ جنوری۔ ورلڈ فیڈریشن آف یونائیٹڈ نیشنز کے نائب صدر خان بہادر ایچ۔ ایم حبیب اللہ نے جو گذشتہ دنوں تمام دنیا کا سفر کر کے پاکستان واپس آئے ہیں۔ آج ایک پریس کانفرنس میں ایسے متعدد ریڈیو اسٹیشن کرنے کی اہمیت پر زور دیا جو تعلیم بالغان کیلئے مخصوص ہوں۔ انہوں نے کہا کم سے کم عرصہ میں عوام کو فائدہ پہنچانے کا اس سے بہتر کوئی اور طریق نہیں ہو سکتا چین اور جاپان کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں اس پر عملدرآمد کے نہایت شاندار نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے یہ انکشاف کیا کہ وہ اس سلسلہ میں حکومت کے سامنے ایک سکیم رکھ چکے ہیں جس کا مقصد وسیع پیمانے پر ریڈیو کے ذریعہ لوگوں کو فوائد پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا اس قسم کے تمام ابتدائی اخراجات میں خود برداشت کروں گا۔ میں نے صرف کراچی میں ریڈیو ٹرانسمٹر نصب کرنے اور دس لاکھ روپے کے ریڈیو سیٹ درآمد کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ یہ سب کام حکومت کی نگرانی میں سرانجام پائے گا اور بعد میں اسے ایک قومی ٹرسٹ میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۳۱ جنوری۔ پاکستان ٹیرف کمیشن نے آج فولاد ڈھالنے کی دیسی صنعت کی پبلک انکوائری ختم کر لی۔

مختصرات

لاہور ۳۱ جنوری۔ کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کے دسویں مکمل اجلاس میں شرکت کیلئے برطانیہ۔ اٹلی۔ عراق۔ سویڈن اور جاپان کے مزید مندوب اور مبصر پہنچ گئے ہیں۔ اجلاس کا افتتاح کل ۱۰ بجے پیرزادہ عبد الستار وزیر خوراک و زراعت پاکستان کریں گے۔

کراچی ۳۱ جنوری۔ یونان۔ رہوڈس اور بحیرہ روم اور بحیرہ ایونیا کا دورہ کرنے کے بعد پاکستان کے بحری جہاز ٹیپو اور طارق آج واپس کراچی پہنچ گئے۔

انتخابات کیلئے غنڈہ ایکٹ کا نفاذ

لاہور ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر انتخابات سے پہلے "غنڈہ ایکٹ" کا نفاذ چاہتے ہیں تاکہ اینٹی سوشل عنصر کو دبا دیا جائے۔ کوئی آدمی غنڈہ ہے یا نہیں اس بات کی تعیین اور فیصلہ کرنے کیلئے اعلیٰ حکام کی ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جس شخص کو غنڈہ قرار دے دیا جائے گا اسے تین سال کے لئے نیک چلنی کی ضمانت دینا ہو گی۔ اس ایکٹ میں ایسے شخص کو نظر بند رکھنے کی گنجائش بھی رکھی جائے گی۔

ایکٹ میں صوبائی حکومت کو مجاز قرار دیا گیا ہے کہ وہ اسے صوبے کے جس حصے میں جب چاہے نافذ کر دے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے

چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

—— مرتبہ ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل ——

(۱)

فرمایا:۔
میں نے روس کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا جو امریکہ میں شائع ہوا ہے۔ اور الحمد للہ مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ اس کے بعد کی رات میں یہ الہام ہوا۔

سُورُ زَنْدِ الَّتِیْ اِنْهَدَمَتْ وَ سُورُ زَنْدِ الَّتِیْ لَمْ تَنْهَدِمْ

سُور کے معنے دیوار کے ہوتے ہیں۔ لیکن عربی میں یہ لفظ مذکر استعمال ہوتا ہے، مگر اس الہام میں صلہ مونث استعمال ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سُور کو زند کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔ اور شہر اور وادیاں عربی زبان میں مونث سمجھی جاتی ہیں۔ اور جب کسی لفظ کو کسی دوسرے لفظ کی طرف مضاف کیا جائے تو جائز ہوتا ہے کہ مضاف الیہ کے مطابق ہی اس کی تذکیر یا تانیث قرار دی جائے۔ جیسے قرآن شریف میں آتا ہے کہ لونها تسر الناظرین۔ لون مذکر ہے لیکن تسرّ میں مونث کی ضمیر اس کی طرف پھیری گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ھا کی طرف لون مضاف ہے۔ اور مضاف الیہ چونکہ مونث تھا۔ اس لئے مضاف کو بھی مونث ہی قرار دے دیا گیا۔ اس الہام کے معنے یہ ہیں کہ زند کی وہ دیوار جو ٹوٹ گئی ہے۔ اور زند کی وہ دیوار جو ابھی نہیں ٹوٹی۔ یہ الہام بھی میں نے اس مضمون کے آخر میں درج کر دیا تھا۔ اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے دو حملے متمدن دنیا پر ہوں گے۔ جن میں سے ایک حملہ شروع ہو گیا ہے۔ لیکن دوسرا اور اصل حملہ ابھی شروع نہیں ہوا۔ اس سے میں نتیجہ نکالتا ہوں کہ کوریا کی جنگ کو جو اہمیت دی جا رہی ہے۔ اتنی اہمیت اس جنگ کو حاصل نہیں۔ بلکہ اصلی حملہ کے لئے روس ابھی کچھ دن اور انتظار کرے گا۔ اور اس کا اصل اور اہم مقام غالباً ایران کی سرحدیں ہوں گی یا اس کے ساتھ ملتا ہوا علاقہ۔ کیونکہ زند کا شہر اور زند کی وادی بخارا کے علاقہ میں ہے۔

(۲)

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر ہوں اور گویا میرے ساتھ ریاست قنوج کے کچھ امراء باتیں کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سردار یا خود راجہ جے چند راجہ قنوج ہے۔ یا اس کا بڑا وزیر اور میں خواب میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ زمانہ وہ ہے جب پرتھوی راج چکرورتی بن چکا تھا۔ چکرورتی کی جگہ کوئی اور لفظ میرے ذہن میں آتا ہے۔ مگر مفہوم یہی ہے کہ وہ سارے ہندوستان کا راجہ ہونے کا دعوےٰ کر چکا تھا۔ یہ خواب بہت ہی مبارک ہے اور اس میں ایک عظیم الشان واقعہ کی خبر دی گئی ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت مبارک اور کامیابی کا موجب ہوگا۔

(۳)

میں نے دیکھا کہ مجھے کوئی شخص کہتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں صوبہ کے افسر سے چارج لے لیا ہے۔ میں دونوں آدمیوں کو جانتا ہوں۔ لیکن صوبہ کا افسر تو مجھے یاد رہ گیا ہے اور دوسرے آدمی کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ مگر مصلحتاً میں اس صوبہ کے افسر کا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ خواب میں میں حیران ہوں کہ ابھی تو ان کے چارج دینے کا وقت نہیں آیا تھا۔ انہوں نے چارج کیوں دیا ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ کیا وہ بیمار ہو گئے ہیں۔ یا ان کو کہیں بدل دیا گیا ہے۔ یا انہیں ہٹا دیا گیا ہے۔ یا وہ فوت ہو گئے ہیں۔ فوت ہونے کا لفظ خاص طور پر میرے ذہن میں نہیں ہے۔ لیکن سارے خیالات کے نتیجہ میں اس کا بھی طبیعت پر اثر ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ وہ کونسی وجہ ہے جو ان کے عہدہ سے قبل از وقت ہٹنے کا باعث ہو سکتی ہے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ

جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں امسال مغربی پاکستان کے لئے تحریک جدید کا وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ہے۔ یہ تاریخ قریب آ رہی ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سے احباب اور جماعتوں کی فہرستیں مرکز میں وصول نہیں ہوئیں۔ دفتر کی طرف سے احباب کو ساتھ کے ساتھ منظوری کی اطلاعات دی جا رہی ہیں۔ اگر کسی دوست یا جماعت کو وعدہ بھجوانے کے دس دن کے اندر منظوری کی اطلاع نہ ملے۔ تو ایسے دوستوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کا وعدہ دفتر کو نہیں ملا۔ جملہ سیکرٹریان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اپنی جماعتوں کی فہرستیں مکمل کر کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ارسال فرما دیں۔ اگر کسی جگہ کے عہدہ داران کسی وجہ سے فہرست مکمل نہیں کر سکے۔ تو دوسرے مخلصین کو ایسے موقعہ پر آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور خود فہرستیں مکمل کر کے بھجوا دینی چاہئیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

مہمان نوازی

اخلاق فاضلہ میں سے مہمان نوازی بہت بڑا خلق ہے۔ حاتم طائی کا نام مہمان نوازی ہی کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس زمانہ میں بھی مہمان نواز کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا مہمان ہو اور اس کی مہمان نوازی کی جائے۔ تو یہ اور بھی مبارک کام ہے۔ اور اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست اللہ تعالیٰ کے ہی مہمان ہوتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ کس قدر مبارک ہوگا۔

جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام صدر انجمن کرتی ہے اور احباب جماعت کو برابر کا ثواب پہنچانے کے لئے یہ فیصلہ ہے کہ ہر شخص ہر سال اپنی ایک ماہ کی آمد کا صرف دسواں حصہ انجمن کو بھجوا دے۔ اور جو اخراجات صدر انجمن کرے اس میں یہ رقم ادا کرے۔ اور اس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹ کے مطابق اس سال جو رقم چندہ جلسہ سالانہ کے طور پر آنا تھی۔ اس وقت تک اس کا نصف ہی آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کافی دوستوں نے اپنا حصہ ادا نہیں کیا۔ اس اعلان کے ذریعہ بطور یاد دہانی عرض ہے کہ اگر آپ نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ تا حال ادا نہیں فرمایا۔ تو ابھی وقت ہے فوراً اپنے حلقہ کے محصل یا سیکرٹری مال کو رقم ادا فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے والوں کی فہرست میں آپکا نام بھی آ جائے۔

(ناظر بیت المال)

خطبہ جمعہ

روحانیت اور علمی قوت کو پھیلانے کے لئے مرکز کا زیادہ سے زیادہ وسیع ہونا ضروری ہے

خدا تعالیٰ کا فعل بتا رہا ہے کہ یہ جماعت اسی کی طرف سے ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ جمعہ ہمارے جلسہ سالانہ کے ہفتہ کا پہلا جمعہ ہے۔ اور اس کے بعد جو دوسرا جمعہ آئے گا اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جلسہ سالانہ کے بعد کا جمعہ ہو گا۔ پس ہمیں اپنے تمام کام جو جلسہ کے متعلق ہیں مکمل کر لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جہاں تک

مکانوں کا سوال

ہے۔ دوڑ دھوپ کے بعد اور بڑی جدوجہد کے بعد بیرکوں کی دیواریں بن گئی ہیں۔ اور کچھ بیرکوں پر چھتیں بھی ڈال جا رہی ہیں۔ جو چھتیں میں نے دیکھی ہیں وہ ناقابلِ رہائش ہیں۔ ایک تو ان میں اتنے بڑے بڑے شگاف ہیں۔ کہ اگر ایک بلی یا کتّا کود ے۔ تو بڑی آسانی کے ساتھ مکان کے اندر جا سکتا ہے۔ اور اگر بارش آ جائے۔ تو پانچ منٹ میں سارا مکان جل تھل ہو سکتا ہے۔ دیواریں بھی جس قدر اونچی بنانے کی میں نے ہدایت دی تھی۔ ان سے وہ بہت کم اونچی ہیں۔ مگر بہرحال یہ بیرکیں ان مکانوں سے بہت اچھی ہیں۔ جن میں مہاجرین نے اپنے پہلے دن گزارے تھے۔ مہاجرین جس حالت میں ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء میں رہتے رہے ہیں اس کے مقابلہ میں ہماری بیرکیں جنت ہیں۔ اور مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ ان چھتوں کو بھی درست کر دیا جائے گا۔ اور اس غرض کے لئے بانس منگوائے جائیں گے۔ مگر ہمارے ملک کی مثل مشہور ہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے لسی کوئی گرم کر کے نہیں پیا کرتا۔ دودھ گرم کر کے لوگ پیتے ہیں۔ مگر جس شخص کو کبھی تیز گرم دودھ دیا گیا ہو۔ اور اس سے اس کی زبان جل گئی ہو۔ اگر کسی موقعہ پر اسے لسی بھی دی جائے۔ تو وہ اسے پھونکیں مار مار کر پیتا ہے۔ اسی طرح کارکنوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ان کے ان وعدوں پر بھی یقین ذرا مشکل سے آتا ہے۔ مگر بہرحال اگر ان چھتوں کی اصلاح ہو جائے۔ تو یقیناً

مہمانوں کو آرام

مل جائے گا۔ اور اگر چھتیں درست نہ بھی ہوں تب بھی یہ یقینی بات ہے کہ جس حالت میں اور جن چھتوں کے نیچے یا یوں کہو کہ بغیر چھتوں کے مہاجرین نے پہلے پہلے گزارہ کیا تھا۔ اس سے بہت زیادہ اچھی حالت میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو جگہ مل جائیگی اگلے سال امید ہے کہ شاید اتنے مکانوں کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اور شاید گزشتہ سال کے تجربہ کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ موجودہ مکانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کر دے۔ اور اگلے سال ہمیں صرف چھتیں ہی بنانی پڑیں۔ عمارتیں کھڑی نہ کرنی پڑیں (اس خطبہ کے درست کرتے ہوئے خود عمارت کے افسر سے معلوم ہوا ہے کہ مکانوں کی حفاظت نہیں کی گئی اور کچھ اینٹیں لوگ اٹھا کر لے جا چکے ہیں)

امید ہے کہ اگر بھٹے کی سہولت مل گئی۔ تو اور بہت سے مکان بن جائیں گے۔ اس سال بھی مکان بنے ہیں۔ لیکن

اگلے سال

ان سے تین چار گنا زیادہ مکان بن جائیں گے۔ اس طرح دس بارہ ہزار مہمانوں کی گنجائش محلوں میں نکل آئے گی۔ اب بڑی ضرورت یہ ہے کہ جلسہ سالانہ پر کام کرنے والے میسر آئیں۔ قادیان کی آبادی تو یہاں نہیں۔ قادیان میں پندرہ ہزار افراد بستے تھے اور ان پندرہ ہزار افراد میں سے بہت سے کارکن مل جایا کرتے تھے۔ اور بہت سے مکان مہمانوں کی رہائش کے لئے مل جاتے تھے۔ لیکن یہاں دس پندرہ ہزار کے مقابلہ میں دو اڑھائی ہزار کی آبادی ہے۔ امید ہے ایک دو سال میں اگر اللہ تعالیٰ کا منشا اس جگہ کو آباد کرنے کا ہوا۔ تو یہ آبادی کم سے کم قادیان کی آبادی کے نصف کے قریب ہو جائیگی

دنیا میں کوئی قوم بھی تربیت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اور تربیت بغیر مرکز کے نہیں ہو سکتی۔ درحقیقت مرکز کی اصلاح باہر سے آنے والوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور باہر سے آنے والوں کی اصلاح مرکز کے ذریعہ ہوتی ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے نگران ہوتے ہیں۔ مرکز میں رہنے والوں کی سستیاں۔ کوتاہیاں اور غفلتیں باہر سے آنے والوں کو زیادہ نظر آیا کرتی ہیں۔ باہر سے اگر لوگ آتے رہیں تو وہ مرکز والوں کو ان کی سستیوں اور کوتاہیوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح باہر سے آنے والوں کی اصلاح مرکز میں آنے سے ہوتی ہے۔ مثلاً مرکز میں رہنے والوں کی تعلیمی حالت زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ انہیں قومی ضرورتوں سے واقفیت ہوتی ہے۔ باہر رہنے والا صرف اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ مگر مرکز میں رہنے والا تمام دنیا کے لوگوں کو دیکھتا ہے۔ پھر

مرکز میں رہنے سے

جو وسعت نظر پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ باہر رہنے سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس جوں جوں جماعت میں بیداری پیدا ہوتی جائے گی۔ لازماً مرکز کے بڑھنے کے سامان بھی ساتھ ہی ساتھ ہوتے جائیں گے۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ اور حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب اسلامی تاریخ کو ہم پڑھتے ہیں۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ مکے اور مدینے کی آبادی تو ۲۰، ۲۵، ۳۰ اور ۵۰ ہزار یا لاکھ کے ارد گرد گھومتی رہی۔ اور بغداد دمشق اور قاہرہ کی آبادی اور ایران اور ہندوستان کے اسلامی شہروں کی آبادیاں ۲۰، ۲۰ لاکھ تک پہنچتی رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے تنزل میں اس بات کا بھی بڑا دخل تھا کہ مسلمانوں میں مذہبی مرکز میں بسنے کی خواہش اتنی نہیں رہی تھی۔ جتنی خواہش انہیں دارالحکومت میں بسنے کی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنیاد چھوٹی رہی اور عمارت بڑی ہو گئی۔ اور چھوٹی بنیاد پر بڑی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ ہر انسان کے اندر بعض خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور بعض برائیاں بھی۔ اگر وہ بعض غلطیاں کر جاتا ہے۔ تو وہ بعض اچھی باتیں بھی کرتا ہے۔ ہٹلر جو جرمن کا سابق لیڈر تھا۔ اور جس نے قوم کی ترقی کے لئے واقعہ میں بڑی جدوجہد کی۔ اگر اس کے اندر اسلام ہوتا۔ تو وہ یقیناً بہت بڑا آدمی ہوتا۔ مگر بوجہ اسکے کہ اس کی تربیت کرنے والا مذہب نہیں تھا وہ بہت سی غلطیوں کا شکار ہوا۔ اس لئے وہ

قوم کو ترقی کی طرف

لے جانے کی بجائے اسے پیچھے دھکیلنے کا موجب ہوگی اس سے جو اچھی باتیں کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ چونکہ اوورسیر تھا اور عمارتی انجینیر تھا۔ اس لئے تعمیر سے تعلق رکھنے والی باتیں اس کے لئے زیادہ عبرت کا موجب ہوا کرتی تھیں۔ ہٹلر نے اپنی کتاب مائینے کامف میں جس میں وہ اپنا پروگرام پیش کرتا ہے لکھا ہے اور اس بات پر لمبی بحث کی ہے کہ یورپ میں اگر کوئی قوم بڑھنے کا حق رکھتی ہے۔ اگر کوئی قوم بڑھنے کے سامان رکھتی ہے تو وہ جرمن قوم ہے۔ اس کی وجہ وہ یہ بتاتا ہے کہ جو بڑی عمارت ہو وہ بڑی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتی ہے۔ تم اگر چار فٹ چوڑی بنیاد رکھو اور اس پر ۶ فٹ چوڑی دیوار بنا دو تو دیوار گر جائے گی۔ لیکن اگر چار فٹ بنیاد رکھو اور تین فٹ چوڑی دیوار بناؤ تو وہ زیادہ مضبوط ہوگی۔ مضبوط عمارتیں بنانے کے لئے ضروری ہے کہ بنیادیں چوڑی رکھی جائیں ۱۰۰ مربع فٹ میں عمارت کھڑی کرنی ہو۔ تو سوا سو مربع فٹ میں بنیاد رکھنی چاہیئے۔ مثلاً

اہرام مصر

ہزاروں سال سے کھڑے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مثلث کی شکل میں بنائے گئے ہیں۔ ان کی چوٹی صرف چند مربع گز کی ہے۔ لیکن بنیاد ہزاروں مربع گز میں ہے یعنی اس شکل میں
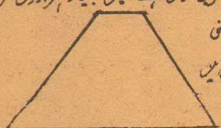
یہ عمارتیں حضرت موسےٰ علیہ السلام سے بھی سینکڑوں سال قبل کی بنی ہوئی ہیں۔ لیکن کسی نے ان کی مرمت تک نہیں کی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ مثلث کی شکل میں بنائی گئی ہیں۔ نیچے بنیادیں پچاس پچاس ایکڑ زمین میں ہیں۔ اور اوپر چوٹی صرف چند مربع گز کی ہے۔ بوجھ توازن کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اور وہ عمارتیں گرتی نہیں۔ ہٹلر کہتا ہے کہ جرمن اور ملکوں سے بڑا ہے۔ اس کی آبادی آٹھ کروڑ کی ہے انگلینڈ کی آبادی چار کروڑ ہے۔ سپین کی آبادی چار کروڑ کی ہے۔ فرانس کی آبادی چار کروڑ کی ہے۔ اٹلی کی آبادی چار کروڑ کی ہے۔ اگر یہ ممالک

پھیلنا شروع کریں۔ تو چار کروڑ سے اوپر نکل کر ان کی طاقت کمزور ہو جائے گی اور باہر کی آبادیاں ان سے طاقتور ہونا شروع کر دیں گی۔ لیکن جرمن کی بنیاد بڑی ہے۔ اور اس کا خیال تھا۔ کہ اس بنیاد کو بڑا کرنے کے لئے روس کے بھی چند حصے لے لئے جائیں۔ تاکہ دوسرے ممالک کو جب فتح کیا جائے تو وہ اس کے حصے بن سکیں۔ اس پر غالب نہ آسکیں۔ اور یہ بات بالکل صحیح تھی۔

برطانیہ کو دیکھ لو

جوں جوں آسٹریلیا اور دوسری نوآبادیوں کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ وہ ان کے اثر سے باہر نکل رہی ہیں۔ اور وہ کہہ رہی ہیں کہ ہم کسی کے زیر حکومت رہنا نہیں چاہتے۔ ہم اپنے ملک پر خود حکومت کریں گے۔ لیکن جب تک ان کی طاقت تھوڑی تھی۔ وہ سب برطانیہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا دم بھرتی تھیں۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان کی آبادی برطانیہ کی آبادی سے کم نہیں تھی۔ زیادہ تھی۔ یہ بات درست ہے۔ لیکن ہندوستانی انگریزوں کے بھائی نہیں تھے غلام تھے۔ ڈنڈے کے زور سے ایک شخص بھی سو افراد پر حکومت کر سکتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ قیدی ہزاروں ہوتے ہیں۔ لیکن ان پر پہرہ چند سپاہیوں کا ہوتا ہے۔ لیکن برادری میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ جہاں برادری ہوگی۔ وہاں اکثریت غالب آئیگی۔ یہ گُر مسلمانوں نے نہیں پہچانا قرآن کریم نے یہ گُر بتا دیا تھا۔ قرآن کریم میں صاف طور پر موجود ہے۔ کہ ہر جگہ کے رہنے والوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے نمائندے مرکز میں آیا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف خانہ کعبہ کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھوں رکھوائی اور دوسری طرف کہا۔ لوگ چاروں طرف سے یہاں آیا کریں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حج کا حکم دیا۔ اسی طرح عمرہ کا حکم دیا۔ یعنی سال میں ایک دفعہ لوگ حج کے لئے مکہ آیا کریں۔ اور پھر سال کے سارے حصوں میں مکہ آیا کریں۔ مدینہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر جگہ کے رہنے والے اپنے نمائندے مدینے بھیجا کریں۔ تا وہ یہاں رہ کر دینی تعلیم حاصل کریں۔ مسلمانوں نے

اس گُر کو نہیں سمجھا

مسلمانوں کا ہر سیاسی مرکز مذہبی مرکز سے زیادہ آباد تھا۔ اس لئے لوگوں کا کثیر طبقہ سیاسی مرکز کی طرف جاتا تھا۔ اور مذہبی مرکز کمزور رہتا تھا۔ درحقیقت اسلام کو اتنا نقصان اور کسی چیز نے نہیں پہنچایا۔ جتنا نقصان قاہرہ۔ دمشق اور بغداد نے پہنچایا۔ یا جتنا نقصان اصفہان اور "رےؔ" نے پہنچایا۔ یا جتنا نقصان بخارا اور مرو نے پہنچایا۔ ان شہروں نے

لوگوں کی توجہ مذہبی مراکز سے ہٹا کر اپنی طرف کر لی۔ اگر سب سے بڑے شہر مکہ اور مدینہ ہوتے تو یہ خرابی پیدا نہ ہوتی۔ یونیورسٹیاں بغداد میں بنیں۔ حالانکہ ان کا صحیح مقام مدینہ تھا۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں بنا۔ حالانکہ اس کا صحیح مقام مکہ تھا۔ پس جو قوم اپنی

روحانیت اور علمی طاقت

کو پھیلانا چاہتی ہے۔ ضروری ہے کہ اس کا مرکز زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ ہماری نظروں کے سامنے یہ بات ہر وقت رہنی چاہیئے۔ کہ جب تک قادیان کلی طور پر آزاد نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک ربوہ سب شہروں سے زیادہ آباد ہو۔ پھر جب قادیان آزاد ہو جائے تو وہ سب شہروں سے زیادہ آباد ہو۔ اور اگر ایسا ہو۔ تو لازمی بات ہے کہ بیرونجات سے لوگ یہاں آئیں گے اور دینی تعلیم حاصل کریں گے دنیا کی نگاہیں صرف مذہبی لحاظ سے ہی اس شہر پر نہیں پڑیں گی بلکہ ان کی نگاہیں سیاسی لحاظ سے بھی اسی شہر پر ہوں گی۔ کیونکہ یہ آبادی کے لحاظ سے ایک بڑا شہر ہوگا۔ پس جوں جوں ربوہ آباد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کی ضرورتیں کم ہوتی جائیں گی۔ قادیان میں ہمیں نہ بیرکیں بنانی پڑتی تھیں۔ اور نہ عارضی رہائش کی جگہیں تیار کرنی پڑتی تھیں۔ لوگ بڑی خوشی کے ساتھ اپنے اپنے مکان پیش کر دیتے تھے۔ اور جوں جوں جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ شہر کی آبادی بھی بڑھتی جاتی تھی۔ مگر یہاں یہ حالت نہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ جس طرح حج ایک نشان ہے۔ اسی طرح

جلسہ بھی ایک نشان

ہے۔ درحقیقت مکہ کی برتری عمرہ کے ذریعہ حج سے کم ظاہر نہیں ہوتی۔ حج میں تو مخلوق کا ایک ہجوم ہوتا ہے۔ لوگ کثرت سے باہر سے آتے ہیں۔ اور وہ دوڑ دوڑ کر اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ لیکن عمرہ میں ہجوم نہیں ہوتا۔ لوگ آتے ہیں اکٹھے بیٹھتے اور آپس میں ملتے ہیں۔ وہ مکہ میں آکر اپنے تجارب مکہ والوں کو دے جاتے ہیں۔ اور ان کے تجارب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے علاوہ یہاں بھی بار بار آنا ضروری ہے۔ بلکہ یہاں بار بار آنا اتنا ضروری ہے۔ کہ مرکز کے لوگ آپ کو دیکھتے ہی پہچاننے لگ جائیں۔ اور خیال کریں کہ یہ تو یہیں کے رہنے والے ہیں۔ ابھی ہم یہاں آنے کے لئے زیادہ زور نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ہمارے پاس مہمانوں کو ٹھہرانے کی جگہ نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نصرت بتا رہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے صدمہ کو دور کرنے کی تدبیر کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قادیان ہمارا دائمی مرکز ہے۔ لیکن قادیان سے نکلنے کی وجہ سے طبائع کو جو صدمہ پہنچا تھا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ وہ مواسات کرے۔ اور خدا تعالےٰ نے چاہا۔ کہ وہ اس صدمہ میں شریک ہو۔ چنانچہ دیکھ لو۔

قادیان میں غیر ممالک سے جتنے لوگ دس سال میں نہیں آئے تھے۔ ربوہ میں وہ

ایک سال میں

آئے ہیں۔ اسی ہجرت کی حالت میں سب سے پہلے مسٹر عبدالشکور کنزے جرمنی سے آئے۔ پھر رشید احمد امریکہ سے آئے۔ پھر چین سے کچھ نوجوان آگئے۔ پھر انڈونیشیا سے مسٹر رنگکوٹی آگئے۔ پھر مصر سے ایک دوست آئے۔ سوڈان سے ایک دوست آئے۔ جو ابھی تک یہیں ہیں۔ پھر ایبے سینیا سے مسٹر رضوان عبداللہ آگئے۔ بورنیو سے ایک نوجوان آگئے۔ اب مغربی افریقہ سے ایک دوست آئے ہیں۔ قادیان میں اتنے لوگ دس سال میں بھی ان ممالک سے نہیں آئے تھے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ربوہ کو قادیان سے زیادہ برکت دے دی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قادیان میں ہمارے دل زخمی نہ تھے۔ ربوہ میں ہمارے دل زخمی تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بطور ہمدردی ہم سے یہ سلوک کیا۔ ہمدردی کرنے اور ماتم پرسی کرنے لوگ اسی کے گھر جاتے ہیں جس کے گھر ماتم ہو۔ خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کے دل زخمی ہیں۔ اور کمزور لوگ خیال کر رہے ہیں۔ کہ جماعت کی جڑیں کمزور ہو رہی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ یہ لوگ اگر زخمی ہیں۔ تو ان سے ہمدردی کرنے کے لئے مختلف ممالک سے لوگ آئیں۔ اور اگر کمزور لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ جماعت کی جڑیں کمزور ہو گئی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے

بیرونی ممالک سے

اتنے لوگ یہاں لاکر بتا دیا۔ کہ جماعت کی جڑیں یہاں کمزور نہیں ہو رہیں۔ بلکہ وہ بیرونی ممالک میں بھی مضبوط ہو رہی ہیں۔

خدا تعالیٰ کا یہ فعل بتا رہا ہے۔ کہ یہ جماعت اسکی طرف سے ہے۔ ورنہ مصیبت کے وقت میں کون ساتھ دیتا ہے۔ اندھیرے میں تو سایہ بھی انسان سے جدا ہوتا ہے۔ ان وقتوں میں سگے رشتہ دار بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ ہزاروں آدمی احمدی بھی اور غیر احمدی بھی مجھے ملتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ جب سے ہم اُجڑ کر یہاں آئے ہیں ہمارا فلاں بیٹا ہمیں پوچھتا نہیں۔ ہمارا فلاں بھائی جو کھاتا پیتا ہے وہ ہمیں پوچھتا نہیں۔ لیکن صرف ربوہ میں ہی

سینکڑوں بیوہ اور غریب عورتیں

پڑی ہوئی ہیں۔ ان میں سے بعض کی اولادیں زندہ ہیں۔ لیکن وہ انہیں پوچھنے کے لئے تیار نہیں۔ بعض کے بھائی اچھے کھاتے پیتے ہیں۔ لیکن وہ ان کی پرورش نہیں کرتے۔ سلسلہ ہی ان کا بھائی ہے۔ سلسلہ ہی ان کا باپ ہے۔ اور سلسلہ ہی ان کی ماں ہے۔ وہی خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے مال سے انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔ پس ایسی مصیبت کے وقت جب اپنے بہن بھائی اور اولادیں چھوڑ جایا کرتی ہیں۔ اس وقت خدا تعالےٰ دور دراز ممالک سے لوگ کھینچ کھینچ کر یہاں لا رہا ہے۔ یہ دکھانے کے لئے کہ اگر دنیا نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ تو میں جو تمہارا خدا ہوں تمہیں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ پس برکت والا ہے وہ خدا جس نے اسلام کو قائم کیا۔ اور برکت والا ہے وہ خدا جس نے احمدیت کو قائم کیا۔ اور برکت والا ہے وہ خدا کہ جب اس کے بندے مجبور و مقہور ہو جاتے ہیں۔ جب اس کے بندے دنیا میں ذلیل کر دیئے جاتے ہیں۔ تو وہ آسمان سے اتر کر انہیں محبت کا پیغام دیتا اور اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میں نماز کے بعد بعض دوستوں کا جنازہ پڑھاؤنگا۔ جو سلسلہ کے ساتھ اخلاص رکھنے والے تھے۔ اور یا وہ ایسی جگہوں پر فوت ہوئے۔ جہاں جنازہ پڑھنے والے یا تو تھے ہی نہیں۔ اور اگر تھے۔ تو وہ بہت کم تعداد میں تھے۔

۱۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ملتانی۔ اصل میں یہ ملتان کے رہنے والے تھے۔ لیکن اب وہ کوئٹہ میں رہتے تھے۔

۲۔ خواجہ محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل۔ یہ بہت مخلص اور سلسلہ کی خدمت کرنے والا نوجوان تھا۔

۳۔ اہلیہ صاحبہ ملک غلام حسین صاحب نیروبی (مشرقی افریقہ) یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے ہی احمدی تھیں۔ ہم ابھی بچے ہی تھے۔ کہ یہ قادیان آگئیں۔ ملک غلام حسین صاحب لنگر میں کھانا پکایا کرتے تھے۔ اور یہ مہمانوں کی اوپر کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ۴۔ وائی۔ اے۔ ابیولا (Y.A. Abiola) سکرٹری جماعت احمدیہ اوٹا (Otta) یہ دوست نائیجیریا کے تھے۔ اور اپنے شہر اور علاقہ میں جماعت کے لئے طاقت کا موجب تھے۔ یہ چیچک کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں۔ (۵) خواجہ عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر۔ موصی اور صحابی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں ہی قادیان آگئے تھے۔ اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ اور قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ پھر شاید علیگڑھ رہے۔ بعد میں محکمہ جنگلات کا امتحان پاس کیا۔ قد چھوٹا تھا۔ پکے نمازی اور دیندار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں میاں بشیر احمد صاحب کے ساتھ لگا دیا تھا۔ کہ انہیں مدرسہ اور نماز کے لئے مسجد میں لیجایا کریں۔ ان کی عمر میری عمر سے چھ سات سال کم تھی۔ مولوی شیر علی صاحب (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ان کا دوستانہ تھا۔ اور ان کے شاگرد بھی تھے۔ طبیعت بھی انہی کے ساتھ ملتی تھی۔ اور نہایت ہی مسکین اور فقیرانہ حالت رکھتے تھے۔

ولادت

۷ رجنوری ۱۹۵۱ء بروز اتوار اللہ تعالےٰ نے مجھے پہلا پوتا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مودود احمدؔ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمود احمد ضلع شاہجہانپور (یو۔پی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر

واقعاتی شہادتیں فیصلہ مقدمہ سرکار بنام عبدالحمید

(۶)

(از ضیاء الدین احمد قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

. . . . . . اور اسے اس کا ان لوگوں سے علم ہوا۔ جو اس کو سکھاتے پڑھاتے تھے۔ اقتباس "ہ" میں وہ اس بات کے علم رکھنے کا اقرار کرتا ہے کہ وہاں ایک کمرہ مسجد کے اوپر والے حصہ کے ساتھ ہے۔ مگر وہ کہتا ہے کہ اسے اسبات کا علم نہیں ہے کہ اس کمرہ کا راستہ کس طرف کو ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پہلے بیان کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب اسے علیحدہ کمرے میں بات چیت کرنے کے واسطے لے گئے تھے۔ جس کی طرف دروازہ جاتا ہے۔ جو کہ پرائیویٹ کمرہ کو مسجد کے اوپر والے حصہ سے ملاتا ہے۔ اور یہ قیاس بھی ہو سکتا ہو کہ اس قسم کا دروازہ بھی ضرور ہو گا۔ اگر ایسا دروازہ ہو بھی تو وہ اس مقدمہ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ اگر وہ دروازہ وہاں تھا تو وہ ویسا ہی ہوگا جیسا کہ پہلے وہاں موجود تھا۔ جو گواہی گواہان نے پہلے مقدمہ میں دی ہے وہ ملزم کے خلاف ناقابل ادخال شہادت ہے جب تک کہ ان گواہان کو اس مقدمہ میں بطور گواہ طلب نہ کیا جاوے۔ اور میں نے اس بات پر توجہ دی ہے۔ میں نے بھی اسبات پر غور کیا ہے۔ کہ اقتباس "ط" میں جو شہادت درج ہے۔ اس کا انحصار زیادہ تر جرح کے سوالوں پر معلوم ہوتا ہے۔

مگر اقتباس "ط" بیانات کا وہ حصہ ہے۔ جو مرزا غلام احمد صاحب کے وکیل کی جرح کے جوابات میں لکھے گئے تھے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس بیان کا اس سے براہ راست تعلق ہے اسوقت اس بیان میں عبدالحمید ملزم نے بیان کیا ہے کہ مرزا صاحب نے کبھی مجھے یہ نہیں کہا کہ ڈاکٹر صاحب کو جاکر قتل کردو۔ اس بیان میں پرائیویٹ کمرہ میں جاکر گفتگو کرنے کی کہانی کو جھوٹا اور لغو ہونا بتایا گیا ہے۔ اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۰، ۱۳ اگست کے درمیانی وقفہ میں اسے بٹالہ میں سکھایا پڑھایا گیا تھا۔ اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بٹالہ میں جو لوگ تھے۔ انہوں نے گواہ کو سکھایا تھا کہ وہ یہ بیان دیوے کہ اسے مرزا صاحب نے قتل کرنے کو کہا تھا۔ (یعنی مارٹن کلارک کو قتل کرنے کو کہا تھا)

مندرجہ بالا شہادت کی نسبت نہ تو ملزم کوئی وضاحت کرنا چاہتا ہے نہ ہی اس کے پاس کوئی شہادت ہے۔ بجز اس بیان کے کہ ملزم کہتا ہے کہ میرا دوسرا بیان سچا ہے جس ملزم کو فرد جرم کی بناء پر سزا دیتا ہوں۔ جو اس عدالت میں اس کے خلاف لگائی گئی ہے۔ اسبارے میں اس نے بیانات A . B . C . D . E دیئے تھے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مارٹن کلارک صاحب آف امرتسر کو قتل کرنے کی ترغیب دی تھی۔ اور اسکے علاوہ وہ بیانات جو بالکل ایک دوسرے کے متضاد ہیں جن پر N . L . K . J کے نشانات ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے خلاف اس سے پہلے کہ انہوں نے ملزم سے کوئی خفیہ گفتگو کی تھی اور اس گفتگو میں ڈاکٹر مارٹن کلارک کو قتل کر دینے کی دھمکی دی تھی۔ بالکل جھوٹے اور بناوٹی ہیں اور عبدالرحیم وغیرہ کے سکھانے پڑھانے پر بنائے گئے ہیں۔ گواہ کو ان بیانات کے وقت بخوبی علم تھا کہ ان میں سے ایک سلسلہ بیانات ضرور جھوٹا ہے اور وہ امور براہ راست اس کے ذاتی علم میں تھے۔ یا جن کو سچا یقین نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ وہ بالکل ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ صرف ایک سوال جو میرے لئے قابل فیصلہ رہ جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا سزا دی جاوے۔ فاضل گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے بہت صحیح طریق سے میری توجہ پنجاب چیف کورٹ کے ایک فیصلہ کی طرف منعطف کرائی ہے (جس کی رپورٹ پنجاب ریکارڈ ۳ بابت ۱۸۹۹ء میں موجود ہے) جس میں حلف دروغی کے اطلاق کا اصول بیان کیا گیا ہے۔

جہاں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا ناممکن یا مصلحت کے خلاف ہو کہ کونسا بیان جھوٹا ہے۔ تو ملزم کو ضرور سزا دینی چاہیئے۔ گویا کہ جھوٹ ان دو بیانات میں سے ایک میں ظاہر ہوا ہے۔ جس میں جرم کی نوعیت کم ہو۔ موجودہ صورت میں استغاثہ کو مشورہ دیا گیا ہے کہ یہ ثابت کرنا عملی طور سے ناممکن ہے کہ دونوں بیانات میں سے کونسا بیان جھوٹا تھا۔ بیانات پر اگر مجموعی طور سے غور کیا جاوے اور گردوپیش کے حالات کو دیکھا جاوے۔ تو میرے خیال میں یہ بات قابل غور ہے کہ غالباً دو بیانات ایسے ہیں جو کہ بیانات کے ضروری حصوں کی نسبت ہیں۔ جو کہ ۱۰۷ کے مقدمہ کے متعلق ہیں۔ جس میں پہلے مقدمہ میں ملزم کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ اس کی مثالیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۱۰، ۱۳ اور ۲۰ اگست کے حلفی بیانات موجود ہیں اور جن بیانات میں جھوٹ بولا گیا ہے۔ اسکے علاوہ متوازی امور پر یہ بات کرنا مشکل نہ ہو گا کہ ملزم عدالت میں شروع سے لے کر اخیر تک جھوٹے وغیرہ دیدہ دانستہ بیانات دیتا رہا ہے۔

۱۰ اگست کو اپنے پہلے بیان میں وہ لقمان کو اپنا چچا ہونا بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ جو کہ بہت مکروہ جھوٹ ہے اور ۱۳ اگست کو ملزم نے اس بیان کو قدرے درست کر لیا ہے۔

حصہ تردید میں وہ کہتا ہے کہ اس نے نورالدین اور ڈاکٹر کلارک کو بتا دیا تھا۔ کہ وہ قادیان سے آیا ہے اور یہ بھی کہ اس نے پہلے ان سے کہدیا تھا کہ وہ ہندو ہے۔ تقریباً اسی سانس میں وہ یہ کہتا ہے کہ عبدالرحیم نے اس کا تعارف ڈاکٹر کلارک سے اس طرح کرایا تھا۔ کہ وہ قادیان سے آیا ہے۔

اصلیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ عبدالحمید نے (خواہ وہ کسی نیت سے ہو) اپنے آپ کو یہ ظاہر کیا کہ وہ ہندو ہے اور عیسائیت کی نسبت تحقیقات کرنے آیا ہے اور کسی طرح اسبات کا پتہ لگا لیا گیا کہ وہ معاً پہلے قادیان والوں کا مرید تھا اور اس پر غالباً عبدالرحیم نے اس پر قاتل ہونے کا الزام لگایا تھا۔

اس بدگمانی کی نسبت جو اصول ڈاکٹر کلارک نے وضع کئے ہیں۔ ان پر بحث کرنا میرا کام نہیں ہے اور یا یہ کہ سی ایم ایس (C. M. S) مشنری کو جواب دینے میں ملزم کا کیا منشاء تھا۔ میرا تعلق تو محض اسبات سے ہے کہ ملزم عبدالحمید نے جھوٹا بیان دینے میں کہاں تک جرم کیا ہے اور اس مقدمہ میں اسبات کو کماحقہ ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ کہ اس قسم کے بیانات میں کم یا زیادہ جرم ہے۔ یا دوسری قسم کے بیانات میں جرم کا عنصر کم یا زیادہ ہے جو اسکے متضاد ہیں۔

ملزم کی ذہانت یا مکاری میں کمی نہیں ہے اس نے سکول میں کچھ تعلیم حاصل کی تھی گو وہ زیادہ نہ ہو۔ اور وہ مختلف قوموں کے تعلیم یافتہ اور باحیثیت لوگوں سے ملتا بھی رہا ہے۔

یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں میں۔ مگر ظاہرا طور سے وہ موجودہ صورت حال کو سمجھتا نہیں ہے اور یہ کہ اس کے اپنے بیان کے مطابق اسے اس سے بھی ترے جرم کی سزا کا مستوجب ٹھہراتی ہے۔ بہ نسبت اس جرم کے کہ جس کا الزام اس پر پہلے سے لگایا گیا تھا۔ اگر ہم ۲۰ اگست ۱۸۹۷ء کے بیان کی وضاحت کریں (جس سے کہ اس کے موجودہ بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔) تب قرار دینا پڑے گا کہ عبدالحمید نے دانستہ اور صاف طور سے جس کے لئے کافی اور صاف ارادہ تھا اپنے آپ کو ایسے شخص کے قتل کے جرم کے لئے پیش کیا۔ جو کہ مرزا صاحب کا حریف تھا جس کی نسبت اب وہ کہتا ہے کہ وہ بالکل معصوم تھا مزید براں وہ چند ہی دن پہلے اسی مرزا صاحب کے قدموں میں بیٹھا کرتا تھا۔ اور اس نے ایک بار بھی اسبات کا بہانہ نہیں کیا کہ اسکو اس شریف انسان کے خلاف کچھ بھی حسد ہے۔

اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنے ۱۳ اگست کے بیان کے مطابق بہت سخت سزا کا مستوجب تھا اور یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ مسٹر سنکلیئر اور مجھ سے پہلے حاکم جلیس نے یہ خیال کیا ہو کہ عبدالحمید کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۵ تعزیرات ہند مقدمہ نہیں چلایا جانا چاہیئے۔

میں مسٹر ڈابن سن سے اتفاق کرتا ہوں کہ باوجود ملزم کے عذر کے اسکو سزا ملنی چاہیئے (بغیر اسبات کا تصفیہ کئے کہ بیانات میں سے کس بیان میں زیادہ جھوٹ تھا۔ اور کس میں کم۔ جہاں تک کہ ان کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو عدالت کے سامنے نہیں ہیں) بمقابلہ ان بیانات کے جو دوبارہ ہوئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بدترین قسم کے جھوٹ کا مرتکب ہوا ہے یا تو ۱۳ اگست کے بیانات کی بناء پر یا ۲۰ اگست کے بیان کی بناء پر اگر دوسری قسم کے بیانات بالکل غلط تھے۔ تو اس نے اسکے بالمقابل بیانات کے ہلکی قسم کی حلف دروغی کی ہے۔ مگر موجودہ صورت میں چونکہ کسی محفوظ نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے کہ بیانات میں مقابلتہً ایک دوسرے کے کتنا سچ اور جھوٹ ہے۔ عبدالحمید کو سزا ملنی چاہیئے گویا کہ ہلکی قسم کی حلف دروغی اسکے خلاف ثابت ہے۔

کچھ اور مواد بھی ہے جس سے میرے خیال میں سزا پر اثر پڑتا ہے۔ ملزم کو شروع سے ہی گواہ سلطانی سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کلارک کے آدمیوں کے خلاف جو کچھ ملزم نے کہا ہے اس پر لمحہ کے لئے بھی یقین نہ کرتے ہوئے یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک وہ گورداسپور پولیس کے قبضہ میں نہ آیا تھا۔ ملزم کو امید تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف الزام لگانے میں اسکو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہو گا۔ گورداسپور پولیس کے قبضہ میں آنے کے بعد اس نے تہیہ کیا کہ یہ زیادہ محفوظ طریقہ ہو گا۔ یا زیادہ فائدہ مند ہو گا کہ اپنے بیان سے انکار کر دیا جاوے۔ اور اپنے پہلے محافظوں کو برا بھلا کہا جاوے۔

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ وہ کیا محرکات تھے جو اس گمنام مذہبی تحریک (یعنی احمدیت مؤلف) کی تاریخ میں گذشتہ کئی سال سے اس باب کے پیدا کرنے کا باعث ہوئے۔ جس کا عبدالحمید (جیسا کہ میرے سے پہلے حاکم نے لکھا ہے) ایک چیدہ پیغام بر ہونے کا بہانہ کرتا تھا۔ (اللہ تعالیٰ اپنے خاص خفیہ تصرفات کے ماتحت سلسلہ کی تائید و نصرت کے لئے غیر معمولی واقعات ظاہر کرتا رہتا ہے۔ یہ واقعہ بھی اُن واقعات میں سے ایک ہے۔ مگر ڈرمنڈ صاحب چونکہ عیسائی تھے۔ اور عالم روحانیت سے بہت دور تھے اور سلسلہ کی صداقت کے قائل نہ تھے۔ اس لئے اُن کو یہ واقعہ عجیب معلوم ہوتا ہے اور انہوں نے حیرت کا اظہار کیا ہے۔ مؤلف)

مگر اس مقدمہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی تجربہ کار مجسٹریٹ اس بات پر شک و شبہ نہیں کر سکتا کہ ۲۰ اگست کا بیان غالباً کبھی نہ دیا جاتا۔ اگر عبدالحمید کو گورداسپور پولیس کے اس اُمید پر حوالے نہ کیا جاتا۔ کہ اُس سے اصلیت معلوم ہو سکے گی۔ کیونکہ اس وقت کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یقین تھا۔ کہ پہلا بیان غیر تسلی بخش تھا۔

اُن امور تنقیح طلب کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے جو پہلی کارروائی میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ میں اس بات کو قرار نہیں دے سکتا۔ کہ مندرجہ بالا حالات میں سوائے ہلکی سزا کے کوئی اور سزا دی جا سکتی ہے۔

اُس کے سابقہ آٹھ یا نو ماہ کے تجربات یا حالات زندگی کی نسبت کوئی صاف شہادت نہیں ہے۔ مگر جو حالات سے تھوڑا بہت پتہ لگتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ ایک آوارہ گردی کی زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ اس کو محض قوت لایموت ملتی رہی ہے۔ اور اس کو گرفتاری کا خوف ہمیشہ لاحق رہا ہے۔ اور وہ نہایت دردناک اور تکلیف کی زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ (عدالت کے اس ریمارک سے اس بات کی صاف تصدیق ہو جاتی ہے۔ کہ چونکہ عبدالحمید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک بڑی شرارت میں حصہ لیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا عذاب مختلف شکلوں میں اُس کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اور وہ رزق کی تنگی خوف و ہراس اور مصیبت کی زندگی گذار رہا تھا۔ مؤلف)

اپنی گرفتاری کے دن سے جس کو دو ماہ ہو گئے وہ زیر حراست ہے۔

بالآخر جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ حلف دروغی کا جرم ایسا ہے۔ کہ اس میں اکثر عدالتوں نے صاف طریق سے بحث نہیں کی۔ اور ایسی بحث کرنے کے لئے موجودہ موقعہ زیادہ موزوں بھی نہیں ہے۔ آخری بات یہ ہے۔ کہ ۲۰ اگست کا بیان جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے ایسے اقبال جرم کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو بلا تے ماتحت کرایا گیا ہو۔

اس جرم کی انتہائی سزا سات سال ہے۔ مگر بلاشبہ وہ ایسے بے گناہ لوگوں کی نسبت سمجھا جاتا ہے۔ جن کی شہرت کو بہت نقصان ہوا ہے۔

اصل بیان کی تردید میں جو بیان دیا گیا ہے (یعنی ۲۰ اگست والا بیان۔ مولف) اُس سے ان لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔ جنہوں نے گواہ کو ایسا بیان بتایا مگر اُن کا اصل ارادہ یہ نتیجہ پیدا کرنے کا نہ تھا۔ گو مجھ سے پہلے حاکم (جلیس لنے) اکی کارروائی کا فیصلہ کرتے ہوئے نکتہ چینی اس امر پہ کی ہے۔

عبدالحمید جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کی رُو سے مجرم ثابت ہوا ہے۔ اس لئے حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو ۹ ماہ قید با مشقت میں رکھا جائے جس میں سے ۴۴ دن قید تنہائی میں گذارنے ہوں گے۔

(دستخط) جے۔ آر۔ ڈرمنڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

گورداسپور مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۹ء

Sd/- J. R Drummand
Distt. Magistrat

تقریب رخصتانہ

عرصہ دو ماہ کا ہو گیا ہے۔ مسٹر رشید احمد امریکن واقف زندگی کا نکاح سارہ قدسیہ ولد ماسٹر محمد ابراہیم خلیل مبلغ اٹلی و افریقہ سے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے ربوہ میں پڑھایا تھا۔ اب ۲۵ جنوری بعد نماز عصر حضور پُرنور نے دعائے رخصتانہ فرمائی۔ اور ۲۶ جنوری بروز جمعہ ایک سو کے قریب احباب کو مسٹر رشید احمد صاحب نے دعوت ولیمہ میں بلایا۔ اور یہ تقریب حضور انور کی نئی کوٹھی میں ادا کی گئی۔ حضرت مفتی صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کیلئے بہت بہت مبارک فرمائے اور نیک ثمرات

دُعا

اے مرے آشنائے راز خدا
اے کہ تجھ پر ہے زندگی کا مدار
ہے تجلی تری ہر اک شے میں
کوہ و صحرا ظہور ہے تیرا
رنگِ شام و سحر ہے تیرا رنگ
مہر و مہ سے ہے تیرا حسن عیاں
دل کی آنکھوں میں ہے ضیاء تیری
تو جو خوش ہے تو خوش ہیں کون و مکاں

اے میرے دل کے چارہ ساز خدا
روح تیرے کرم سے ہے بیدار
تیری آواز ہے ہر اک نے میں
گل و گلشن میں نور ہے تیرا
فلسفی جس کو دیکھ کر ہے دنگ
تیری آئینہ دار کاہکشاں
عشرتِ رُوح ہے رضاء تیری
ناخوشی تیری موت کا ساماں

سننے والے میری دعا سُن لے
مختصر سی اک التجا سُن لے

تجھ پہ ظاہر ہے مری ہر اک بات
ہے مری جلوتوں کی تجھ کو خبر
تجھ سے میں کچھ چھپا نہیں سکتا
کیا کہوں میں کہ تجھ کو ہے معلوم
ہیں لگا ہیں مری گناہ نواز
جس طرف بھی اُٹھاؤں اپنی نظر
ہے کچھ ایسی ہی کیفیت طاری
اے مری زندگی کے راہنما

تیرے آگے ہیں میرے دن اور رات
ہے مری خلوتوں پہ تیری نظر
آنکھ تجھ سے بچا نہیں سکتا!
نیکیوں سے ہے مرا دل محروم
میری ہر سانس ہے معصیت کا ساز
دیکھتا ہوں گنہ کو جلوہ گر
میری ہر بات سے ہے گنہگاری
اے مرے رحم کرنے والے خدا

قلب کو مرے باصفا کر دے
ہر گنہ سے مجھے رہا کر دے

قدیم ترین زندہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے دارالمسیح قادیان)

احباب کرام! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کا دور بڑی تیزی سے گذر تا جا رہا ہے۔ قدیم صحابہ کا وجود کبریت احمر کی طرح نایاب ہو رہا ہے۔ جہاں دوست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعا کرتے ہیں۔ وہاں وہ صحابہ کے دور کے ممتد ہونے کے لئے بھی دعا کیا کریں۔

احباب کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا رہتا ہے۔ کہ اس وقت قدیم ترین زندہ صحابہ کون سے ہیں۔ سو گذارش ہے۔ .... کہ میرے علم کے مطابق زندہ صحابہ یہ ہیں:۔

(۱) قدیم ترین حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا ہیں۔ کیونکہ آپ کی شادی کی تاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء ہے۔ اور آپ کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ نہیں ہوئیں۔ اور شروع سے ہی اپنے آپ کو حضور کی بیعت میں سمجھا۔ اور اپنے لئے باقاعدہ الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم روایت حضرت محمود صفحہ نمبر ۲۰) بیعت اولیٰ کی تاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہے۔ خاکسار نے اس فہرست میں ان بزرگوں کا شمار نہیں کیا۔ کہ جو پیدائشی احمدی ہیں۔ بلکہ صرف ان کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے بیعت کی۔

(۲) یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس وقت زندہ صحابہ میں سے دوسرے درجہ پر قدیم ترین بھی ایک خاتون ہیں۔ یعنی حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ (بیعت ۲۵ مارچ ۱۸۸۹ء)

نوٹ:۔ آپ کے دونوں بھائیوں کی بیعت بعد کی ہے۔ یعنی بیعت حضرت پیر افتخار احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ۹ جولائی ۱۸۹۱ء اور بیعت حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم ۶ فروری ۱۸۹۲ء

(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب مقیم ربوہ (بیعت ۳۱ جنوری ۱۸۹۱ء)

(۴) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مقیم حیدرآباد دکن (بیعت ۷ فروری ۱۸۹۲ء)

اعلان نکاح

۲۳ صلح آج بعد نماز عصر مسجد حلقہ ج میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے خان آنریبل احمد خان صاحب (آف پاکستان فارن سروس) ابن مکرم خان مختار اللہ خان صاحب پی۔ ای۔ ایس لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ عطیہ بنت مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پی۔ ای۔ ایس لاہور بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اور ایک لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے برکات کا موجب بنائے۔

(میاں محمد یوسف پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ لاہور)

ادارہ:۔ ہر دو خاندان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

موصی صاحبان کی توجہ کے لئے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج کے پڑی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں اور اگر ان کو اپنے وصیت نمبر نہ معلوم ہو سکیں تو پھر کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت کے تحریر فرما دیں۔ تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم کلا متذکرہ ان کے کھاتہ جات حصہ آمد میں کر دیا جائے۔

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نام	کوپن نمبر / تاریخ	رقم
نورالدین صاحب بھیدرک اڑیسہ	۲۱۷۰ / ۱۳-۹-۴۹	۳۰/-/-
خادم صاحب کلاسوالہ سیالکوٹ	۲۱۷۹ / ۱۳-۹-۴۹	۲/۸/-
چوہدری محمد عزیز صاحب ہیڈ کلرک مظفرگڑھ	۲۱۹۷ / ۱۴/۹/۴۹	۲۵/-/-
صوبیدار جلال الدین لاہور چھاؤنی	۲۲۲۷ / ۲۷/۹/۴۹	۲۲/-/-
بشیر احمد صاحب سرگودھا	۶۵۵۹ / ۲۷-۹-۴۹	۴/۴/-
مجاہد چک ۳۷ ج ب سمٹھیالہ جھنگ بذریعہ میاں محمد خاں صاحب	۶۵۷۴ / ۲۹/۹/۴۹	۳۰/-/-
عبدالرزاق خانصاحب [illegible] سرگودھا	۲۲۷۳ / ۲۹-۹-۴۹	۱۸۰/-/-
غلام محمد خانصاحب ملتان	۲۲۸۵ / ۳-۱۰-۴۹	۵/-/-
شیخ عبدالرشید صاحب پرانی انارکلی لاہور	۲۲۹۶ / ۸-۱۰-۴۹	۱۶/۸/-
علی قدر صاحب ہسولہ ضلع جہلم	۲۳۸۸ / ۱۰-۱۰-۴۹	۲/۸/-
حکیم عنایت اللہ خانصاحب	۲۲۷۳ / ۱۰-۱۰-۴۹	۲۲/۸/-
سیکرٹری قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ		۹/۱۳/-
سیکرٹری مال انجمن احمدیہ کوٹلی میرپور ریاست جموں کشمیر	۲۲۰۹ / ۱۱-۱۰-۴۹	۲/-/-
محمد شریف خانصاحب چک ۹۷ جھنگ	۲۲۱۳ / ۱۱-۱۰-۴۹	۸/-/-
محمد اسمٰعیل کریال باغکوالہ شیخوپورہ	۲۳۲۳ / ۱۲-۱۰-۴۹	۲۰/-/-
عبداللہ خانصاحب نمبردار دہلی دروازہ لاہور	۲۳۲۵ / ۱۴-۱۰-۴۹	۱/۸/-
ماسٹر محمد شفیع صاحب بی اے پیارٹی کے گوجرانوالہ	۲۴۹۴ / ۱۶-۱۰-۴۹	۴/۴/-
ماسٹر عبدالرحیم صاحب جہلم	۲۷۳۰ / ۱۹-۱۰-۴۹	۸/-/-
شمیم اختر صاحب ضلع سرگودھا	۲۷۹۵ / ۲۲-۱۰-۴۹	۲/-/-
چوہدری محمد علی واقف زندگی سرگودھا	۶۷۷۷ / ۲۲-۱۰-۴۹	۵/-/-
رحمت النساء صاحبہ " "		-/۸/-
بابو عبدالرشید صاحب سول انجنیئر اینگلو ایرانین کمپنی ایران	۶۷۷۹ / ۲۲/۱۰/۴۹	۱۰۵/-/-

سیکرٹریان مال سے گذارش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے۔ کہ ہر احمدی تحریک ستمبر میں حصہ لے آپ کا فرض ہے کہ خود اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور اس تحریک کو ہر احمدی تک پہنچائیں۔ جو احباب تحریک ستمبر میں حصہ لیں۔ ان کے نام نظارت بیت المال میں بھجوائیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں اور اخبار میں شائع کرائے جائیں

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی درویش قادیان میں تشریف رکھتے ہیں سا کچھ عرصہ سے بیمار رہتے ہیں۔ اس وجہ سے جن احباب کے خطوط کا جواب بھی نہیں دے سکتے۔ احباب اس بزرگ ہستی کیلئے خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں (افتخار احمد اشرف درویش قادیان)

اپنے پتے درست کرالیں

خریداران الفضل کے پتوں کی چٹیں نئی چھپوائی جا رہی ہیں اگر کوئی تبدیلی یا اصلاح درکار ہو۔ تو ۶ فروری ۱۹۵۱ء تک دفتر مینیجر الفضل کو اطلاع دیں

نام	کوپن نمبر / تاریخ	رقم
وحید خان گوجر خان جہلم	۲۷۱۵ / ۲۵-۱۰-۴۹	۱۵/-/-
چوہدری خان محمد صاحب لیوکے سیالکوٹ	۶۸۰۸ / ۲۸-۱۰-۴۹	۹/۱۲/-
قریشی محمد حسین صاحب " " "		-/۸/-
اہلیہ صاحبہ " " "		-/۸/-
محمد اسلم صاحب دنیاپور ملتان	۲۹۵۰ / ۳۰-۱۰-۴۹	۵/-
سید حسن صاحب کانپوری حال ڈوگراں سندھ	۲۷۹۳ / ۳۱-۱۰-۴۹	۵/-

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز قاعدہ یسرنا القرآن کا دفتر اب ربوہ میں قائم ہو چکا ہے۔ افسوس ہے کہ بعض بددیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ کہ گویا وہ لوگ دفتر یسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر ہوا۔ تو اس کا ہم اعلان کریں گے بہر صورت قاعدہ اور قرآن کریم دفتر یسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔ ھدیہ بابۃ چھوٹا قاعدہ ۴ بڑا قاعدہ مکمل ۱۰ فی پارہ ۴ قرآن مجید مجلد سادہ سات روپے۔ قرآن کریم غیر مجلد ۵/۸ روپے زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر ریٹ مقرر کروائیں۔

منیجر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ

اشتہار مشتہر حاضری رسپانڈنٹان زیر آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبداللہ جان صاحب سینئر سب جج بہادر مردان

اپیل ۳/۱۳ بابت سال ۱۹۵۱ء

نوران شاہ ولد گوہر قوم افغان ساکن محب باندہ تحصیل مردان — اپیلانٹ

بنام

دلبر خان ولد اختیار خان قوم افغان ساکن ڈوگی - تحصیل صوابی وغیرہ — رسپانڈنٹان

اپیل بنا راضگی تنفیذ و حکم مصدرہ سب جج صاحب درجہ چہارم مردان مورخہ ۱۲/۸/۵۰

اشتہار بنام: مسماۃ مریم بیوہ سلطان محمد، محمد خان محمد، یار محمد شاہ محمد - خطاب گل پسران ابراہیم شاہ - رحمت شاہ ولد گوجر - شریف خان ولد یاقوت - مسماۃ قریشہ بیوہ خوشحال - مسماۃ بدری حمالہ بیوہ - مسماۃ وزیرہ مسماۃ زمرزرہ - مسماۃ انور جان - مسماۃ مہر وار جان - مسماۃ بتاسہ - مسماۃ گوہرہ - مسماۃ بی بی امرزو زہ دختران وہاب صاحب گل ولد محمد گل - مسماۃ حسن جان دختر محمد گل قوم افغان ساکنان قطب گڑھ — رسپانڈنٹان

اپیل عنوان بالا میں رسپانڈنٹان ۲ تا ۲۰ مندرجہ بالا پر تعمیل نوٹس معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے۔ کیونکہ ان کا سکونت یا رہائش جدید کا پتہ نہیں چلتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا رسپانڈنٹان مذکوران کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ برائے پیروی وجواب دہی اصالتاً یا وکالتاً یا مختار تا بتاریخ ۱۳/۲/۵۱ کو بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو جائیں۔ بصورت عدم حاضری اُن کے خلاف کاروائی ضابطہ کی جائیگی

آج بتاریخ ۲۷/۱/۵۱ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم .... سینئر سب جج

مہر عدالت

ضروری اعلان!

بعض احباب دفتر قضاء سے خط وکتابت کرتے وقت ناظم قضاء کے نام پر ایڈریس کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ چیٹھی بروقت شامل مسل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آئندہ کے لئے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دارالقضاء کی چیٹھی صرف ناظم قضاء کے عہدے پر آنی چاہیئے۔ آئندہ اگر کوئی چیٹھی کسی کے نام آئی اور وہ بروقت شامل مسل نہ ہو سکنے کی وجہ سے کسی فریق کو نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہو گی۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات مع جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد - دکن

بلوچستان کے لئے صوبائی خودمختاری کا مطالبہ

کوئٹہ ۳۱ جنوری بلوچستان ہندو پنچائت کے صدر چوہدری بول چند نے بلوچستان اصلاحات کمیٹی کے جاری کردہ سوالنامہ کے جواب میں اقلیتوں کا نقطۂ نظر پیش کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا ہے کہ بلوچستان کو مکمل صوبائی خودمختاری دی جائے جس کی ۱۹۳۵ء کے حکومت ہند کے قانون میں تعریف کی گئی ہے —— چوہدری بول چند کی رائے یہ ہے کہ اس صوبہ کے لئے ایسی مجلس قانون ساز بہت موزوں ہوگی۔ جس کے کچھ ارکان منتخب کئے جائیں اور کچھ ارکان کو حکومت نامزد کرے انہوں نے اقلیتوں اور مہاجروں کے لئے مخصوص نشستوں کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ سیاسی اصلاحات سے اقتصادی نیز دوسری مشکلات بھی حل کی جاسکیں گی۔ بلوچستان کے بے شمار وسائل و ذرائع کو اگر سائنٹیفک طریقوں سے استعمال کیا جائے تو مجموعی طور پر سارے ملک کو فائدہ ہوگا۔ نیز بلوچستان کے عوام کی اقتصادی حالت بھی سدھر جائے گی۔

انہوں نے یہ تجویز بھی کی کہ قبائلی علاقے بھی معمولی نظم ونسق کے تحت لائے جائیں۔ شرعی قانون کے نفاذ اور شاہی جرگہ کے متعلق چوہدری بول چند نے مشورہ دیا ہے کہ ان امور کا فیصلہ مجلس قانون ساز پر چھوڑ دیا جائے۔ (اسٹار)

فرانسیسی فوج کے اعلیٰ افسر شام میں

دمشق ۳۱ جنوری فرانسیسی فوج کے انسپکٹر جنرل جنرل ڈیلیری جو معلوم ہوا ہے کہ اپنے ملک کے فوجی اتاشیوں سے رابطہ قائم کرنے کے لئے مشرق وسطیٰ کے ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں یہاں سے حلب روانہ ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک لیکچر

اکنامکس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام بروز اتوار بتاریخ ۴ فروری بوقت ۴ بجے شام کالج سٹاف روم میں پروفیسر چارلس ڈی تھامپسن جونیر ایم۔ اے صدر شعبہ اقتصادیات ایف سی کالج لاہور "اصول کرایہ" کے موضوع پر زیر صدارت جناب ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ اختر ایم۔ اے پی ایچ ڈی صدر شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی لاہور انگریزی میں تقریر فرمائیں گے

دلچسپی لینے والے حضرات سے شمولیت کی استدعا ہے۔

(سیکرٹری اکنامکس سوسائٹی)

حکومت نے مدیران "تسنیم" کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا!

لاہور ۱۳۱ جنوری۔ کل مقامی سیشن کورٹ میں روزنامہ "تسنیم" کے مدیر مولانا نصر اللہ خاں عزیز اور مدیر معاون مولانا مصباح الاسلام فاروقی کے خلاف حکومت نے پہلی پیشی پر ہی مقدمہ واپس لے لیا۔

آج سیشن کورٹ میں سرکاری وکیل نے مولانا نصر اللہ خاں عزیز اور مولانا مصباح الاسلام کا وہ مکتوب پیش کر دیا۔ جو انہوں نے مشترکہ طور پر چیف سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ کے نام ارسال کیا ہے۔ اور بیان دیا۔ کہ انہیں ہدایت تفویض ہوئی ہے کہ وہ عدالت کی اجازت سے یہ مقدمہ واپس لے لیں۔

عدالت نے مقدمہ واپس لینے کی اجازت دیدی

مکتوب

مولانا نصر اللہ خاں عزیز اور مولانا مصباح الاسلام فاروقی نے جو مکتوب چیف سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ کو ارسال کیا تھا۔ وہ حسب ذیل تھا۔

روزنامہ "تسنیم" کی ۴ راگست ۱۹۵۰ کی اشاعت میں ہماری لاعلمی میں ایک مقالہ بعنوان "شارع اسلام کی توہین" شائع ہو گیا تھا۔ اس مقالے کا لب ولہجہ صرف ہماری حکمت عملی ہی کے برعکس نہیں تھا۔ بلکہ ہمارے معیار پر بھی پورا نہیں اترتا تھا۔ اگر یہ مقالہ وقت پر ہماری توجہ سے گزر جاتا تو یقیناً "تسنیم" میں اشاعت نہ پا سکتا۔ اسلئے ہم روزنامہ تسنیم کے ایڈیٹرز انچارج کی حیثیت سے اس مقالے کی اشاعت کی اخلاقی ذمہ داری اپنے اوپر لینے پر مجبور ہیں ہمیں دلی افسوس ہے۔ کہ یہ مقالہ "تسنیم" میں چھپ گیا اور ہم بلا تخصیص وہ تمام الفاظ واپس لیتے ہیں جو اس مقالے میں درج تھے اور جو سید احمد علی ہوم سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ کے خلاف لکھے گئے تھے۔

راولپنڈی میڈیکل ایسوسی ایشن

راولپنڈی ۳۱ جنوری۔ اس سال کے لئے راولپنڈی میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر مولا بخش نیاس منتخب کئے گئے ہیں۔

ایسوسی ایشن کے یہاں منعقد شدہ ایک اجلاس میں ڈاکٹر مس خورشید حیات اور ڈاکٹر زاہد حسین قریشی نائب صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

(اسٹار)

مبلغ ہالینڈ کے اعزاز میں دعوت طعام

۳۰ جنوری کو آج ساڑھے ۶ بجے شام فضل عمر ہوسٹل میں یونین کی طرف سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ مکرم خواجہ منظور احمد صاحب اختر پریذیڈنٹ فضل عمر ہوسٹل یونین نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مکرم حافظ صاحب موصوف نے فرمایا کہ :-

سچی خوشی انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے میں ہوتی ہے۔ تبلیغ کا فریضہ بھی اللہ تعالیٰ کے اہم احکام میں سے ہے آپ نے فرمایا مجھے یہ موقعہ صرف ایک نظام کے ماتحت آنے سے ہی ملا ہے۔ اگر ہماری جماعت کا امام اسلام کی خدمت کیلئے اتنا بیدار نہ ہوتا تو یہ موقع مجھے بھی نصیب نہ ہوتا حضرت امیر المومنین کی دعاؤں اور کوشش کا ہی نتیجہ ہے کہ مجھے ایسے ملک میں جہاں لوگ اسلام کا نام بھی نہیں سننا نہیں چاہتے فریضہ تبلیغ ادا کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ جہاں ہم مبلغین کے ساتھ خلوص دل کا اظہار کرتے ہیں وہاں ہمیں خود بھی تبلیغ اسلام کرنی چاہئے اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے تیار کرتے رہنا چاہئے دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

(سیکرٹری فضل عمر ہوسٹل یونین)

وزیر اعظم برطانیہ کی طرف سے مسئلہ کشمیر پر اظہار خیال سے انکار

لنڈن ۳۱ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے آج ایوان عام میں یہ بتلانے سے انکار کر دیا کہ دولت مشترکہ کے بڑے وزیروں کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر کیا بات چیت ہوئی۔

ایوان عام میں آپ سے سوال کیا گیا کہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے کیا کوششیں کی گئی ہیں۔ آپ نے کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کر دیا اور اس امر کا اظہار کیا کہ ہم مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسئلہ کشمیر بہت جلد سیکورٹی کونسل کے سامنے بحث وتمحیص کے لئے پیش کیا جائے گا۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ برطانوی حکومت اپنے ڈیلی گیٹ کو ہدایت بھیجنے کے سوال پر ان مذاکرات کی روشنی میں غور کر رہی ہے۔

مسٹر جارج گرنسیو (قدامت پسند پارٹی) نے کہا کیا اٹلی کی ملک کو حملہ آور قرار دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اردگرد سے آوازیں آنے لگیں "نہیں نہیں" مسٹر اٹیلی نے بھی جواب دیا۔ نہیں۔

سیلاب زدوں کو بحال کر دیا گیا

لاہور ۳۱ جنوری سیلاب زدوں کو آباد کرنے کے لئے جو سیلاب زدوں کی امداد کی جو کمیٹی بنائی گئی تھی اسے آج ختم کر دیا گیا۔ کیونکہ سیلاب زدوں کی بحالیات کا کام وقت سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔ سیلاب زدوں کی امداد پر اس کام پر حکومت پنجاب کا کئی کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے جس میں سے دو کروڑ روپیہ حکومت پاکستان نے دیا تھا۔

اعلان

میرے پاس مسمی احمد حسین احمد سکنہ ربوہ ایک سائیکل رہن رکھ کر مجھ سے مبلغ ۶۲ روپے نقد .... اور ایک عدد لوئی قیمتی ۳۵ روپیہ، ستمبر سنہ ۵۰ کو لے گیا تھا۔ اور ڈیڑھ دو ماہ میں رقم مع لوئی واپس کرکے اپنا سائیکل لے جانے کا اقرار کیا تھا۔ پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ اس لئے اگر یہ صاحب پندرہ بیس دن کے اندر اپنا صحیح پتہ نہ دیں گے یا اپنی مرہونہ سائیکل میری رقم اور لوئی واپس کرکے حاصل نہیں کریں گے۔ تو سائیکل نیلام کر کے نقصان پورا کیا جائے گا۔ (حکیم برکت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنجاہ ضلع گجرات)

پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک لاہور میں۔

لاہور ۳۱ جنوری۔ پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک وزراعت حکومت پاکستان کل پاکستان میل کے ذریعہ لاہور پہنچ گئے۔ آپ بین الاقوامی کاٹن مشاورتی کمیٹی کے دسویں اجلاس کا افتتاح کریں گے

آپ ۹ فروری تک پنجاب میں قیام کریں گے۔ خیال ہے کہ آپ مختلف اضلاع کا دورہ بھی کریں گے۔

عبدالقیوم خاں پنجاب کے گورنر نہیں بنائے جا رہے

پشاور ۳۱ جنوری۔ سرکاری حلقوں نے آج اس خبر کی تردید کر دی کہ خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم صوبہ سرحد پنجاب کے گورنر بن رہے ہیں۔ اور میاں جعفر شاہ سرحد اسمبلی کے وزیر اعظم ہوں گے۔